غریبو خدا یاد کرو

کسی کو عہدِ وفا اب بھی یاد ہے کہ نہیں
کہ میرا ذکر وہاں میرے بعد ہے کہ نہیں

وطن سے لَوٹ کے آیا ہے یہ بتا مجھ کو
وہ سرزمین ہوئی شاد باد ہے کہ نہیں

وہ میرے گاؤں کے دہقاں ابھی بھی زندہ ہیں
وُہی لوہار وہ بھٹی خراد ہے کہ نہیں

وہاں کے ساگ وہ مکھن جوار کی روٹی
ہمارے کھیت میں فصلِ کماد ہے کہ نہیں

پھلوں میں اب بھی مٹھاسیں وُہی الگ سی ہیں
چپاتیوں کا بھی اپنا سواد ہے کہ نہیں

کہا گیا تھا کہ دنیا کے رہنما ہونگے
تو ہم نے پائی وہ منزل مراد ہے کہ نہیں

Faqeer Sein

بتا نظام ابھی تک بھی آمرانہ ہے
ہماری فوج ابھی زندہ باد ہے کہ نہیں

امام آج بھی چندہ وصولتے ہونگے
مساجدوں میں وہ ذکرِ جہاد ہے کہ نہیں

وہاں کے خون میں گرمی وہ جوش قائم ہے
ذرا سی بات پہ دنگا فساد ہے کہ نہیں

ہر ایک شخص کسی دوسرے سے جلتا ہے
بلاوجہ کا سبھی کو عناد ہے کہ نہیں

حکومتوں میں خبر سازشوں کی ہے کوئی
مخالفوں کا نیا اتحاد ہے کہ نہیں

امیر اب بھی غریبوں سے کہہ رہے ہونگے
خدا کا نام لو اللہ بھی یاد ہے کہ نہیں

چلو میں تم سے فقط اتنا پوچھ لیتا ہوں
ہماری قوم صحیح میں آزاد ہے کہ نہیں

Faqeer Sein

اگر نہیں تو کہو یہ فقط غلامی ہے
تو ایسے دَور کی کوئی میعاد ہے کہ نہیں

Faqeer Sein